سوال

(332) مسئلہ امامت و بیعت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں :

1۔ متعدد مواضع کے لوگوں نے ایک عالم متدین کو پسند کرکے اسلامی امور کے بندوبست کےلیے اس کے ہاتھ پر بطوع خاطر بیعت کی اورچند مدت تک تابع داری کرتے آئے۔ اب بعض لوگوں کے اغواسے بجزم ایں کہ متبوع حقہ نوش وغیرہ کے مکان میں ضیافت کھاتا ہے لہذا بیعت سابقہ توڑکر دوسرے عالم کے ہاتھ پر کریں تویہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟

2۔ جولوگ جدوجہد سے لوگوں کو بیعت سابقہ توڑنے کی فتنہ میں ڈالے اوراغواسے،جماعت مستقرہ میں یہ فساد ڈال کرآپس کی اصلاح توڑنے کو برا انگیختہ کریں تویہ لوگ کیسے ہیں اور شرعاًیہ کاروائی جائزہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب سوال اول :۔

جب ایک یا کئی بستی والے مسلمان ،رعایا غیر حکام اسلام،کسی مسلمان کو علمائے متدینین سے اپنےلیے والی بنادیں تاکہ ان کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے اوران میں جمعہ ،جماعات واعیادوغیرہ احکام شرعیہ قائم کرے کہ جن کی حکام وقت مزاحمت نہیں کرتے اور بیعت کریں اس سے اس امر پر کہ اس میں نافرمانی نہیں کریں گے اوراقرار کرلیں اپنی جانوں پر اس طرح کی تولیت بلاشک جائزہے،بلکہ واجب ہے ہران عدد پر کہ تین یازائد کو پہنچ جائیں کہ ایک کواپنےلیے ان میں سے والی بنادیں،اس وجہ سے کہ تفریق شرعاً منہی عنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"وَلَا تَفَرَّقُوا" (یعنی فرقہ فرقہ مت ہوجاؤ)

لہذااجتماع ضروری ہے اوربلاناظم ووالی کے یہ انتظام واجتماع حاصل نہیں ہوسکتا۔ بدیں وجہ انتظام ناظم وتولیت والی ضروری ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہ تین ہوں سفر میں توان کو چاہیے کہ ایک کوان میں سے امیر بنائیں۔ جب یہ امیر بنانا تین مسافروں کےلیے واجب ہواتو پھر وجوب اس کاان سے زائد پر بہت ہی لائق واولیٰ ہوا۔ پھر جب وہ اس کو اولیٰ اپنے نفسوں پر قرار دے چکے ہیں اب ان کے واسطے جائز نہیں کہ اس کو معزول کردیں یا اس کی بیعت اتاردیں اوراس کی اطاعت سے نکل جائیں اگرچہ اس کو

کسی شے کا معصیت خدا سے مرتکب دیکھیں ۔ جب تک وہ ان میں نماز قائم کرتا رہے ۔

ہاں البتہ واجب ہے ان پر کہ براجانے اس امر کو جو وہ معصیت خدا کرتا ہے بدلیل فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہتر امام تمھارے وہ ہیں جو تمھیں دوست رکھیں اور تم ان کو دوست رکھواور تم دعا کرو ان کے حق میں اور وہ دعا کریں تمھارے حق میں اور بدتر امام تمھارے وہ ہیں جو تم کو مبغوض جانیں اور تم ان کو جانو، وہ تم پر لعنت برسائیں اور تم ان پر لعنت برساؤ۔ ہم نے کہا : اے رسول خدا !کیا ہم ایسے موقع پر ان کی بیعت وعہدان کی طرف ڈال نہ دیں ؟ فرمایا : نہیں !جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں خبردار !جس شخص پر کوئی والی ہو اور اس کو معصیت خدا کا مرتکب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اسی معصیت خدا ہی کو براجانے اور اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے ۔

اس سے واضح ہوگیا کہ وہ امور جو سوال میں مذکور ہیں مثل تنباک وغیرہ پینے والے کے ساتھ والی کا ملنا تو ان میں ایسا کوئی امر نہیں ہے کہ جس کے سبب سے اس کا معزول کرنا یا اس کی بیعت توڑدینا یا اس کی اطاعت سے خارج ہونا جائز ہوجائے کہ ان پر اس کو واجب قرار دیا جائے کیوں کہ سوال میں مذکورہ بالا امور میں ترک اقامت صلاۃ نہیں ہے جو اس کے جواز کی شرط ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

جواب سوال ثانی :۔

بیعت ثانیہ کا حکم یہ ہے کہ وہ ہرگز جائز نہیں چوں کہ اس سے تفریق اور بے وفائی لازم آتی ہے لہٰذا یہ دونوں جائز نہیں جیسا کہ گزرچکا اور عنقریب آتا ہے نیز حکم اس امر میں کوشش کرنے والوں کا یہ ہے کہ وہ ناجائز امر مثل تفریق وبے وفائی میں سعی کرنے والے ہیں لہذا وہ عاصی ٹھہرے اسی طرح سے حکم مولوی صاحب مذکور کا (جو سوال میں واقع ہوئے ہیں)اور حکم اس جماعت کا جو طاعت والی اول سے خارج ہو بیٹھی ہے بے وفا ہیں اور بے وفائی نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے اور کبیرہ گناہ ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : چار چیزیں ہیں جن میں وہ ہوں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو۔ اس میں ایک خصلت نفاق کی ہے حتی کہ وہ اس کو ترک کردے ۔

1۔امانت رکھی جائے تو خیانت کرے ۔

2۔جب باتیں کرے تو جھوٹی کرے ۔

3۔جب عہد وپیمان کرے تو بے وفائی کرئے ۔

4۔جب جھگڑا کرے تو فحش بکے ۔" نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہ وہ اس کی وجہ سے پہچانا جائے گا۔

امام مسلم نے بروایت ابوسعید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن اس کے چوتڑوں کے پاس جھنڈا ہوگا (مشکاۃ)

یہاں سب پر واجب ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف جھکیں اور تمام ان چیزوں سے کہ جن کے وہ مرتکب ہوئے ہیں مثل بے وفائی وسعی فی الفساد وغیرہ کے توبہ کرلیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا :"کہواے بندو میرے جنھوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے !مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے تحقیق وہی بخشنے والا مہربان ہے اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے اس کے پہلے اس کے کہ آئے تم کو عذاب پھر نہ مدد کیے جاؤ گے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب